Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Analytical Study of the Ethical Dimensions Derived from the Prophetic Sermons (peace be upon him)

خطباتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اخلاقی پہلو کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Ayesha Ali** (Corresponding Author)
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore, Pakistan.
   Email: **bintehashmi7720@gmail.com**
2. **Sabiha Kiran**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore, Pakistan.
3. **Ume Habiba**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore, Pakistan.

Citation

Ali, Ayesha, Sabiha Kiran, and Ume Habiba." Analytical Study of the Ethical Dimensions Derived from the Prophetic Sermons (peace be upon him)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 542−554.

Submission Timeline

Received: Jan 07, 2025
Revised: Jan 19, 2025
Accepted: Feb 06, 2025
Published Online: Feb 20, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

Analytical Study of the Ethical Dimensions Derived from the Prophetic Sermons (peace be upon him)

خطباتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اخلاقی پہلو کا تجزیاتی مطالعہ

☆ عائشہ علی ☆ صبیحہ کرن ☆ ام حبیبہ

Abstract

A careful study of history reveals with utmost clarity that numerous great personalities appeared in the world, whose remarkable contributions became a means of transforming this transient realm. Among the ranks of humanity, the Prophets hold a unique and unparalleled position. They constitute the only class that has consistently served as the source of human welfare and the guiding force towards a positive direction—a fact acknowledged even by anthropologists. With the advent of the Final Prophet (peace be upon him), humankind was introduced to new dimensions of consciousness, human dignity, and intellectual awakening. He (peace be upon him) enlightened humanity with the highest teachings and standards of human honor. In short, through his teachings began a continuous chain of knowledge and wisdom that eradicated the darkness of ignorance and opened new horizons for human thought and reflection. The blessed life of the Prophet (peace be upon him) resembles an infinite ocean, from whose countless aspect's humanity continues to derive guidance and direction. Among these aspects, one significant dimension is the Prophetic oratory (*khuṭbah nabawiyyah*), to which numerous scholars have contributed according to their capacities. During his lifetime, the Messenger of Allah (peace be upon him) delivered diverse sermons. He (peace be upon him) consistently ensured the moral and educational training of his Companions; whenever he observed a matter in need of reform, he would immediately gather them and address it through his eloquent speech. These sermons of the Prophet (peace be upon him) have been preserved in authentic collections of Ḥadīth, historical sources, and works of Sīrah. This study, while undertaking a thematic analysis of these sermons, specifically focuses on their moral and educational dimensions.

Keywords: Numerous, Humanity, Moral, Consciousness, Dignity, Educational Dimensions

تعارف موضوع

تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ دنیائے عالم میں کئی عظیم شخصیات تشریف لائیں اور اپنے کارہائے نمایاں سے اس عالم فانی کے تبدل کا باعث بنیں۔ اسی طرح تاریخ انسانیت میں ایک طبقہ انبیاء کرام کا ہے۔ یہ وہ واحد طبقہ ہے جو انسانی فلاح و بہبود اور مثبت سمت کے تعین کا باعث بنا جسے ماہرین بشریات بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی آخر الزمان ﷺ کی تشریف آوری سے انسان، شعور، انسانی

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

وقار اور فکر کی نئی جہات سے روشناس ہوا، آپ ﷺ نے نسل انسانی کو انسانی وقار کی اعلیٰ تعلیمات و معیارات سے آگاہ فرمایا۔ الغرض آپ ﷺ کی تعلیمات سے علم و عرفان کا وہ سلسلہ شروع ہوا جس سے جہالت کی تاریکیوں کا خاتمہ ہو گیا اور انسان کی سوچ و فکر کو نیا زاویہ نگاہ ملا۔ سرکار دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ ایک بحرِ بےکراں کی مانند ہے جس کے مختلف گوشوں سے نوع انسانی اپنے لیے راہیں متعین کرتی ہیں۔ انہی گوشوں میں سے ایک گوشہ خطابت نبوی ہے جس پر متعدد مصنفین نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں متفرق خطباتِ ارشاد فرمائے۔ نبی مکرم ﷺ اپنے اصحاب کی اخلاقی و تعلیماتی تربیت کا اہتمام فرماتے تھے، آپ ﷺ جہاں کوئی اصلاح طلب پہلو پاتے فوراً صحابہ کو اکٹھا فرماتے اور انکی بذریعہ خطابت اصلاح فرماتے۔ آپ ﷺ کے خطباتِ کو مستند حدیث، تاریخ اور سیرت کی کتب سے ماخوذ کیا گیا ہے نیز ان خطباتِ کا موضوعاتی مطالعہ کرتے ہوئے مقالہ ھذا میں اخلاقی و تعلیماتی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔

آپ ﷺ کے خطباتِ کا تعلیماتی و فکری پہلو بھی نہایت واضح ہے۔ ذیل میں تعلیماتی موضوع پر دیئے گئے بیانات اور ان سے مستنبط احکامات کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ جمعہ کا پہلا خطبہ تھا جو کہ بعد از ہجرت مدینہ منورہ کے آزاد ماحول میں اہل مدینہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بقول ابن اسحاق:

"كان فأدركت رسول الله ﷺ الجمعة فى بنو سالم بن عوف فصلاها في المسجد الذي في بطن الوادي وادي رانوناء فكانت اول جمعة صلاها بالمدينة"[1]

"رسول اللہ ﷺ کا جمعہ بنی سالم بن عوف میں ہوا اور جمعہ کی نماز آپ ﷺ نے اس مسجد میں ادا فرمائی جو وادی رانونا کے درمیان ہے جمعہ کی یہ پہلی نماز تھی جو مدینہ میں آپ ﷺ نے ادا فرمائی۔"

نبوی خطبات کے اخلاقی پہلو

اخلاق سے مراد وہ اوصاف ہیں جو انسان کی فطرت و جبلت کا لازمی جزو ہوں۔ یہی اخلاق انسان کو انسان کے اصل رتبے پر فائز کرتے ہیں خالی فرد کی شکل و صورت کا نام انسان نہیں کیونکہ شکل و شباہت، چہرے کی بناوٹ اور اعضاء جسمانی میں تو سب لوگ برابر ہیں لیکن فرق انسان کی سیرت و کردار اور اخلاق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ دل، کان، آنکھیں وغیرہ تو رکھتے ہیں لیکن وہ اللہ کے مطلوبہ اخلاق سے عاری ہوں تو اللہ انہیں چوپایوں سے بھی بدتر قرار دیتے ہوئے فرمایا:

أُوْلَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ[2]

"وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں۔"

انبیاء کرام علیہم السلام جہاں خود حسن اخلاق کا پیکر ہوتے وہیں اپنی امت کی سیرت سازی پر محنت فرماتے تھے اسی طرح نبی رحمت ﷺ کی زندگی مبارک حسن خلق سے عبارت تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے اخلاق کے حوالے سے فرماتی ہیں:

"لم يكن فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا في الأسواق ولا يجزئ بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح"[3]

---

[1] Hishām, Abū Muḥammad ʻAbd al-Malik, *As-Sīra an-Nabawiyya* (Bayrūt: Dār al-Jīl, 1421 AH/2000), 3:22.

[2] al-Aʿrāf, 7:179.

[3] Ibn Ḥibbān, Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥibbān, *Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān* (Bayrūt: Mu'assasat ar-Risāla, 1413 AH/1993), 12:278.

"آپ بدزبانی نہیں کرتے تھے اور بازار میں شور نہیں کرتے تھے۔ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ معاف کردیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔"

امت کو بھی حسن اخلاق کا درس دیا۔ ذیل میں خطباتِ نبوی ﷺ سے اخلاقی پہلوؤں کا استنباط کیا گیا ہے۔ جس میں حسن اخلاق کی تلقین، ظاہری و باطنی احوال کی اصلاح، غصہ پر قابو اور صبر کی تلقین، جھوٹ سے اجتناب، ایفائے عہد، بدگوئی و بے فائدہ کلام کی ممانعت، خیانت، ظلم اور لالچ سے اجتناب، قناعت، شکر گزاری اور حلال و حرام جیسے موضوعات کو خطباتِ نبوی ﷺ سے اخذ کیا گیا ہے۔ میدان بدر کے خطبہ سے اخلاقی پہلو آپ ﷺ نے مختلف غزوات کے موقع پر خطباتِ ارشاد فرمائے جن میں جہاد پر ابھارنے، شہادت کے فضائل یا دیگر ہنگامی ضروریات پر بلیغ خطابات موجود ہیں۔ اسی طرح غزوہ بدر میں جہاد پر ابھارتے ہوئے خطاب میں فرمایا:

" والذی نفس محمد بیده لا یقاتلهم الیوم رجل فیقتل صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر إلا أدخله الله الجنة"[4]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، آج جو شخص بھی مشرکین سے قتال کرے گا، پھر صبر و ثبات سے قتل ہو جائے گا، مگر لڑتے ہوئے نہ کہ بھاگتے ہوئے، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا"

آقا ﷺ کے اس کلام مبارک سے اللہ کی راہ میں جان دے دینا یعنی ایسے لوگ جو غیر اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، اللہ کو چھوڑ کر غیروں کی عبادت کرتے ہیں ان سے قتال کرنے پر اللہ کی طرف سے ملنی والے انعام کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے کہ دین کی دعوت و تبلیغ میں جو سب سے پہلا پیغام حضور ﷺ ارشاد فرماتے وہ یہ ہی ہوتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور کسی کو اللہ کے ساتھ شریک بھی نہیں ٹھہرائے گے۔ مزید یہ کہ اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کے ہاں سب سے بڑا گناہ بھی شرک ہے۔

میدان احد کے خطبہ سے اخلاقی پہلو

اسی طرح بدر کی لڑائی کے بعد جب غزوہ احد کا موقع آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا

أیها الناس أوصیکم بما أوصانی الله فی کتابه من العمل بطاعته والتناهی عن محارمه ثم إنکم بمنزل ذکر الذی علیه ثم وطن نفسه علی الصبر والیقین والجد والنشاط فإن جهاد العدو شدید کربه قلیل من یصبر علیه إلا من عزم له علی رشده إن الله مع من أطاعه وإن الشیطان مع من عصاه فاستفتحوا أعمالکم بالصبر علی الجهاد والتمسوا بذلك ما وعدکم الله وعلیکم بالذی أمرکم به فإنی حریص علی رشدکم إن الاختلاف والتنازع والتثبیط من أمر العجز والضعف وهو مما لا یحبه الله ولا یعطی علیه النصر والظفر[5]

"اے لوگو! میں تمہیں وہی وصیت کرتا ہوں جو وصیت اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں فرمائی یعنی کہ تم اس کی اطاعت بجالو اور اسکی حرام کردہ چیزوں سے بچو، سنو آج تم اجر و ذکر کی جگہ ہو۔ جو شخص ذکر پر جم جائے صبر و یقین، پختگی اور خوش نفسی سے جہاد کرے وہ خدا کے ہاں اجر پائے گا اسکا نام دونوں جہانوں میں بلند ہو جائے گا کیونکہ دشمن سے جہاد کرنا سخت اور مشکل کام ہے۔ اس پر صبر بہت کم لوگوں سے ہوتا ہے۔ وہی یہاں ثابت قدم رہتے ہیں جنہیں اپنے ہدایت یافتہ ہونے

---

[4] Hishām, Abū Muḥammad ʻAbd al-Malik, *As-Sīra an-Nabawiyya* (Bayrūt: Dār al-Jīl, 1421 AH/2000), 1:175.

[5] Ṣafwat, Aḥmad Zakī, *Jamharat Khuṭab al-ʻArab* (Bayrūt: Al-Maktaba al-ʻIlmiyya, 1414 AH/1994), 1:149.

پر پختہ یقین ہوتا ہے۔ اللہ اسکے ساتھ ہوتا ہے جو اسکی اطاعت کرے اور جو اسکی نافرمانی کرے اسکے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ اپنے اعمال کو جہاد کی سختیوں پر صبر کرنے سے شروع کرو۔ اس کے ذریعے ان چیزوں کو تلاش کرو جنکا اللہ نے تم سے وعدہ کرر کھاہے۔ اور میرے حکموں کی فرمانبر داری کو لازم پکڑے رہو کیونکہ میں تمہاری ہدایت پر حریص ہوں، اختلاف جھگڑا اور جنگ سے جی چرانا عجز اور ضعف ایسی چیزیں ہیں جن کو اللہ ناپسند کرتا ہے اور ان پر فتح و نصرت نہیں فرماتا۔"

میدان احد پر سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے اس خطبہ ذریعے اللہ کی اطاعت کا حکم دیا کہ ہر معاملے میں اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلو اور جن راستوں سے منع فرمایا ہے ان سے رک جاو۔

مزید آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ تلقین فرمائی کہ جن چیزوں کو اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے ان کے قریب بھی مت جاو گویا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کے قریب جانا مالک کو ناراض کرنا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے استقامت کی اہمیت کو اجاگر فرمایا اور اللہ رب العزت کی طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔

قبل از اسلام عربوں میں تحریض علی القتال پر خطباتِ ہوتے تھے مگر انکی نوعیت مختلف ہوتی تھی۔ اسلام کی آمد سے جنگ و جہاد کا مقصد مکمل طور پر بدل گیا یہ جنگیں کسی ذاتی غرض و مفادات اور قومی مفاخرت کے بجائے ایک بلند نصب العین کے لئے لڑی جانے لگیں۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله"[6]

"جو کوئی اللہ کے کلمۃ کی سر بلندی میں مارا جائے پس وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔"

اسی حدیث کی ترجمانی حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ فارسی میں یوں کرتے ہیں:

دربیان ایں که مقصد حیات مسلم اعلائے کلمة الله است
وجہاد اگر محرک اوجوع الارض باشد درمذہب اسلام حرام است[7]

"مسلمان کی زندگی کا مقصد اعلائے کلمۃ الحق ہے اور جہاد کا محرک اگر محض کشور کشائی ہے تو مذہب اسلام میں حرام ہے"

انصار سے مال غنیمت کے حوالے سے خطاب

غزوہ حنین میں جو مال غنیمت حاصل ہوا اس کی تقسیم ہوئی تو مولفۃ القلوب کی قرآنی مد کے تحت نئے مسلمان ہونے والے مکہ کے روسا کو نسبتاً زیادہ حصہ ملا تاکہ انکے دل نرم ہوں اور وہ اسلامی ریاست کے ساتھ مربوط تر ہو جائیں، تو بعض نوجوان انصار نے کہا کہ حضور ﷺ قریشیوں (مہاجرین) کو زیادہ مال دے رہے ہیں، آپ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ انصار سے مخاطب ہوئے اور نہایت خوبصورت انداز میں انکے اعتراضات کو دور کیا۔

"يا معشر الأنصار ألم أجدكم ضلالا فهداكم الله بى وكنتم متفرقين فألفكم الله بى وكنتم عالة فأغناكم الله بى كلما قال شيئا قالوا الله ورسوله أمن قال ما يمنعكم أن تجيبوا رسول الله أترضون أن يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون بالنبى إلى رحالكم لولا الهجرة لكنت أمرءا من

---

[6] Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, *Sunan Ibn Māja*, Kitāb al-Jihād, Bāb an-Niyya fī al-Jihād (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1419 AH/1999), Ḥadīth no. 2783.

[7] Iqbāl, Muḥammad, *Kulliyyāt Iqbāl* (Lāhawr: Shaykh Ghulām ʻAlī & Sons, 1430 AH/2009), 63.

الأنصار ولو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادى الأنصار وشعبها الأنصار شعار والناس دثار إنكم ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض"(8)

"اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہیوں میں نہیں پایا؟ پھر اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی، تم آپس میں جدا تھے میرے ذریعے اللہ نے تمہیں متحد کر دیا، تم مفلس تھے میرے ذریعے اللہ نے تمہیں مالدار کر دیا، جب آپ ﷺ کوئی بات کہتے تو انصار یہی جواب دیتے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر زیادہ احسان کرنے والے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں رسول کی بات ماننے سے کس چیز نے منع کیا ہے کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لیکر اپنے گھروں کو واپس جاو، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک گھاٹی میں یا ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی اور راستے پر چل رہے ہوں تو میں انصار کے راستے پر ہی چلوں گے۔ تم لوگ تو مثل اس کپڑے کے ہو جو جسم لگا کر پہنا جائے اور دوسرے لوگ گویا اس کے اوپر کے کپڑے ہیں۔ میرے بعد یقیناً تمہیں کشادگی اور فراخی حاصل ہوگئی اس وقت تک صبر سے کام لینا۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری مجھ سے ملاقات ہو۔"

خطبے کے اس حصے میں آقا ﷺ نے نہایت خوبصورت وحکیمانہ انداز میں انصار کی قلبی خلش ورنج کا ازالہ فرمایا۔ معروف سیرت نگار ڈاکٹر محمد طاہر القادری، آپ ﷺ کے ان خوبصورت الفاظ کی وضاحت یوں کرتے ہیں۔:

"اپنائیت اور شفقت کے گہرے خنک پانیوں میں ڈوبے ہوئے یہ الفاظ دلوں میں اتر گئے، دل کی دھڑکنیں، آنکھوں میں سمٹ آئیں اور پلکوں پر چراغاں ہونے لگا، لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے محبت رسول ﷺ کا سمندر سینوں میں ٹھاٹھیں مارنے لگا وہ پکار اٹھے: یارسول اللہ! ہم راضی ہیں، یارسول اللہ ہم راضی ہیں۔ یہ احساس انہیں سرشار کر گیا کہ حضور ﷺ انکے ساتھ واپس مدینہ جائیں گے، خوشی کے آنسو آنکھوں میں تیرنے لگے اور غلط فہمی کی فضا آن واحد میں چھٹ گئی۔"(9)

اس کے ساتھ ہی خطبے کے اگلے حصے میں بعض لوگوں کو مال غنیمت زیادہ دینے کی وجوہات کو بھی بیان فرمادیا۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:

"فوالله إني لأعطى الرجل وأدع الرجل والذى أدع أحب إلي من الذى أعطى ولكن أعطى أقواما لما أرى فى قلوبهم من الجزع والهلع وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير فيهم عمرو بن تغلب۔"(10)

"میں مال کی تقسیم کے وقت بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا، حالانکہ جنہیں میں نہیں دیتا وہ مجھے ان سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں جنہیں میں دیتا ہوں۔ بعض لوگوں کو میں صرف اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں جزع فزع اور بے اطمینانی سی ہوتی ہے۔ اور جنہیں نہیں دیتا انہیں سپرد خدا کرتا ہوں، اس لئے کہ جانتا ہوں ان کے دلوں میں غنا اور خیر ہے، انہیں میں عمرو بن ثعلب ہیں۔"

---

8 Al-Bukhārī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1407 AH/1987), Ḥadīth no. 0754.

9 Qādrī, Muḥammad Ṭāhir, Dr., *Sīrat ar-Rasūl (ﷺ)* (Lāhawr: Minhāj al-Qur’ān Publications, 1432 AH/2011), 5:207.

10 Al-Bukhārī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth no. 881.

ایک اور مقام پر صحیح بخاری میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا:

''فإني أعطى رجالا حديثي عهد بكفر أتألفهم أما ترضون أن يذهب الناس بالأموال وتذهبون بالنبي إلى رحالكم فوالله لما تنقلبون به''[11]

''سنو! میں انہیں اس لیے دے رہا ہوں کہ وہ تازہ تازہ کفر کو چھوڑ کر آئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ انکے دل اسلام کی طرف اور جھک جائیں۔ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر اپنے وطن کو لوٹو۔''

جن افراد کے دلوں میں اسلام ابھی مکمل طور پر داخل نہ ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان ضعیف الایمان افراد پر اپنی سخاوت اور جود و کرم کی ایسی بارش کی کہ انہیں سینکڑوں اور ہزاروں بھیڑ بکریوں کا مالک بنا دیا۔ مولفۃ القلوب کی پیش نظر جن افراد کو مال غنیمت سے وافر حصہ ملا ان کی پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''ضیاء النبی ﷺ'' میں تین درج ذیل قسمیں بیان کی ہیں:

''پہلی قسم ان لوگوں کی تھی جن کے دلوں میں اسلام کے بارے میں بغض و عناد کی آگ بھڑک رہی تھی لہذا زیادہ مال غنیمت سے انکے یہ جذبات کافور ہو گئے انہوں نے اسلام کو صدق دل سے قبول کر لیا جیسے صفوان بن امیہ۔ دوسری قسم ان لوگوں کی جنھوں نے اسلام تو قبول کر لیا تھا لیکن ان اموال غنیمت کے ملنے سے انکا عقیدہ مزید پختہ ہو گیا اور تیسرے وہ افراد جن کے شر سے اہل اسلام کو بچانے کے لئے انہیں اموال کثیرہ دیئے گئے مثلاً عیینہ بن حصین، عباس بن مرداس اور اقرع بن حابس وغیرہ''[12]

خطبہ کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرمایا:

''أما والله لو شئتم لقلتم فلصدقتم ولصدقتم أتيتنا مكذبا فصدقناك ومخذولا فنصرناك وطريدا فآويناك وعائلا فآسيناك أوجدتم على يا معشر الأنصار فى أنفسكم فى لعاعة من الدنيا تألفت بها قوما ليسلموا ووكلتكم إلى إسلامكم اللهم ارحم الأنصار و أبناء الأنصار و أبناء أبناء الأنصار قال فبكى القوم حتى أخضلوا لحاهم وقالوا رضينا برسول الله''[13]

''تم اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو اور واقعی سچ کہتے اور میں بھی تمہاری تصدیق کرتا کہ جب سب لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے، اس وقت ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ جب کوئی آپ کو اپنا نظر نہیں آتا تھا اس وقت ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ جلاوطن تھے اس وقت ہم نے آپ کو پناہ دی جبکہ آپ بے زر تھے۔ اس وقت ہم نے آپ کی مدد کی۔ اے گروہ انصار! محض دنیا کا خسیس مال نہ ملنے پر تم مجھ سے بگڑنے لگے۔ اس مال کے ذریعے میں نے ایک گروہ کی دلداری کی ہے کہ انکے ایمان محفوظ رہیں اور تمہیں میں تمہارے اسلام کے سپرد کرتا ہوں۔ الہی! انصار پر رحم فرما، انکی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد پر بھی رحم فرما۔ پس روایت میں آتا ہے کہ ساری قوم (انصار) اس قدر روئے کہ ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور وہ پکار اٹھے: ہم اس پر راضی ہیں کہ ہمارے حصہ میں اللہ کے رسول ﷺ آئے ہیں۔''

---

[11] Ibid., Ḥadīth no. 1987.

[12] Al-Azhari, Muḥammad Karam Shāh, *Ḍiyā' an-Nabī (ﷺ)* (Lāhawr: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, 1413 AH/1993), 4:539.

[13] Az-Zar'ī, Muḥammad ibn Abī Bakr Ayyūb, *Zād al-Ma'ād* (Bayrūt: Mu'assasat ar-Risāla, 1406 AH/1986), 3:474.

یہ خطبہ انصار کے ان نو عمر اور نئے نئے اسلام میں داخل ہونے والے افراد کے لیے تھا۔ کیونکہ وہ انصار صحابہ کرام جن کے دل اسلام اور آقا دوجہاں ﷺ کی حقیقی عشق سے لبریز ہو چکے تھے ان کے لئے یہ بات بے معنی تھی۔ وہ مال غنیمت کے بجائے صرف رضا الٰہی کے حصول اور اطاعت رسول میں جہاد کرتے تھے اور شہادت انکا مقصود ہوتا تھا۔

حضور ﷺ کی دعوت کا ایسا اثر تھا کہ آپ ﷺ کے ایک اشارے پر صحابہ کرام اپنا سب قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔

بقول اقبال

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کشور کُشائی(14)

معاشرے کے عہدداروں سے خطاب

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ابن اللبتیہ کو قبیلہ بنو سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ وہ واپس آئے تو انھوں نے مال کا کچھ حصہ حضور ﷺ کے حوالے کر دیا اور کچھ مال یہ کہہ کر رکھ لیا کہ یہ مجھے بطور ہدیہ اور تحفہ ملا ہے۔ حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ہم سے یوں مخاطب ہوئے:

" أما بعد فإني استعمل الرجل منكم على العمل مما ولانى الله فيأتى فيقول هذا مالكم وهذا هدية أهديت لى أفلا جلس فى بيت أبيه وأمه حتى تأتيه هديته والله لا يأخذ أحد منكم شيئا بغير حقه إلا لقى الله يحمله يوم القيامة فلأعرفن أحدا منكم لقى الله يحمل بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يده حتى روي بياض إبطه يقول اللهم هل بلغت "(15)

کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا:

"جب میں تم میں سے کسی شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجتا ہوں تو وہ واپس آکر کہتا ہے کہ یہ آپکا مال ہے اور یہ تحفے ہیں جو مجھے دیئے گئے۔ اگر وہ سچ کہتا ہے تو کیوں اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھتا جہاں اسے لوگ تحفے بھیجتے رہیں۔ خدا کی قسم جو شخص ناجائز طور پر کوئی چیز لے گا قیامت کے دن اسے اٹھاتے ہوئے دربار خداوندی میں حاضر ہوگا میں تم میں سے ان شخصوں کو پہچانوں گا جو ایک بڑبڑاتے ہوئے اونٹ یا آواز دینے والی گائے یا ممیاتی ہوئی بکری اٹھائے اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے۔ اے اللہ کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا؟

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ غلام رسول سعیدی، علامہ المہلب المالکی کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"عامل کا حیلہ یہ ہے تاکہ اسکو ہدیہ دیا جائے اور جو اس سے حساب لے رہا ہے وہ اس میں تسامح کرے اس لیے رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا تاکہ دیکھا جائے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ عامل کا

14 Iqbāl, Muḥammad, *Kulliyyāt Iqbāl*, 432.

15 Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth no. 6979.

ہدیہ یہ ہے کہ اسکو اس کے عمل میں جو کچھ دیا گیا ہے اسکو وہ اپنے ساتھ خاص کر لے اور اسکو بیت المال میں نہ رکھے اور عاملین کے اور امراء کے ہدایا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہیں"[16]

علامہ غلام رسول سعیدی شرح صحیح مسلم میں مزید یہ نقطہ ذکر کرتے ہیں:

"عمال کا اپنے کام کے سلسلہ میں ہدیہ لینا حرام ہے، اگر کسی شخص نے ہدیہ لیا اور اب اس پر نادم ہے تو وہ ہدیہ دینے والے کو واپس کر دے اگر اس کا پتہ نہ چلے تو برات عن الذمہ کی نیت سے کسی فقیر پر اسکو صدقہ کر دے اور اسکا ثواب ہدیہ دینے والے شخص کو پہنچا دے"[17]

اگر حضور ﷺ کے اس فرمان مقدس پر غور کریں تو آپ ﷺ نے معاشرے میں مختلف عہدوں پر فائز افراد اور امراء، حکمران اور سلاطین کو پیغام دیا ہے کہ اللہ رب العزت نے جس شخص کو بھی کسی مرتبہ پر فائز فرمایا ہے تو اس کو ناجائز امور اور اموال کو اپنے اوپر حرام سمجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی اس ذمہ داری کو پورے اخلاص اور عدل کے ساتھ نبھائے۔

آقا ﷺ نے اس بات کی واضح تلقین فرمائی کہ اگر کسی نے ناجائز تحائف قبول کیے جس سے کسی اور کی معاشرے میں حق تلفی ہو یا کسی کے ساتھ ناانصافی ہو تو ایسے عہدہ دار کو اس ذمہ داری کا غلط استعمال کرنے پر قیامت کے روز اللہ کو حساب دینا ہو گا۔ اس لے امام الانبیاء ﷺ کے اس خطبہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ معاشرے میں اگر کسی کو کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو وہ اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ پر چل کر اس کو نبھائے۔

حضور ﷺ نے ظاہری دنیا سے پردہ فرمانے سے قبل اپنے بعد آنے والے حکمرانوں کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''الا انی اوشك فأدعى فأجيب فيكم عمال من بعدى يعملون بما تعلمون ويعملون ما تعرفون وطاعة اولئك وطاعه فتلبثون كذلك زمانا فيليكم عمال من بعدهم يعملون بما لا تعلمون ويعملون بما لا تعرفون فمن قادهم وناصحم فاولئك قد هلكوا واهلكواوخالطوهم بأجسادكم وزايلوهم بأعمالكم واشهدوا على المحسن انه محسن وعلى المسيء''[18]

"ممکن ہے میں جلدی خدا کے پاس بلا لیا جاوں اور اس بلاوے پر لبیک کہوں۔ میرے بعد تمہیں ایسے حکمران ملیں گے جو وہی کام کریں گے جو تم کرو گے اور جن کے اعمال وہ ہوں گے جنہیں تم جان پہچان لو گے۔ انکی اطاعت اطاعت ہے، کچھ عرصہ تم اسی طرح رہو گے پھر انکے تمہیں ایسے حکمران ملیں گے جو ایسے کام کریں گے جنہیں تم نہیں جانتے اور ایسے کام کریں گے جنہیں تم نہیں پہچانتے۔ پس جو انکی قیادت کرے اور انکی خیر خواہی کرے پس یہ لوگ ہلاک ہو گئے اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈال دیا۔ ان سے جسمانی رابطہ رکھو مگر عملی زندگی سے دور رہو۔ اور جو بھلا آدمی ہے اس پر گواہی دو کیونکہ وہ محسن ہے اور گناہ گار و خطاکار کی برائی کے گواہ رہو"

---

16 Sa'dī, Ghulām Rasūl, *Na'mat al-Bārī* (Lāhawr: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, 1437 AH/2016), 2:622.

17 Sa'dī, Ghulām Rasūl, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim* (Lāhawr: Farīd Book Stall, 1434 AH/2013), 5:780.

18 Al-Haythamī, 'Alī ibn Abī Bakr, *Majma' az-Zawā'id* (Bayrūt: Dār al-Kitāb, 1411 AH/1991), Kitāb al-Aṭ'ima, 2:232.

اس خطبہ مبارکہ میں اولاً خلافت راشدہ کے دور کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو خلفاء راشدین اور نیک حکمرانوں کی اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا ۔بعد ازاں بداعمال حکمرانوں کا تذکرہ فرما کر ان کی تقلید سے منع فرمایا۔ نیز ان سے محض جسمانی رابطہ رکھنے اور انکے اعمال سے کنارہ کشی کا حکم ارشاد فرمایا۔

غصہ پر قابو اور صبر کی تلقین

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پوری انسانیت کو احساسات اور جذبات کے ساتھ پیدا فرمایا ہے اس کا تعلق انسان کی طبیعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس کا اظہار انسانی رویوں کے ذریعے سے ہوتا ہے ان رویون میں ایک ناپسندیدہ رویہ غصہ بھی ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ

"وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے بچاتے ہیں اور جب ان کو غصہ ائے تو اس کو ضبط کر لیتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں"

اسی طرح غزوہ تبوک کی صبح نبی رحمت ﷺ صحابہ کرام کو متفرق تعلیمات ارشاد فرمائیں آخر میں غصہ کو کنٹرول کرنے اور مصیبت و تکالیف میں صبر کرنے کی ترغیب یوں فرمائی:

"ومن يكظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يبتغ السمعة يسمع الله به ومن يتصبر يضعف الله له ومن يعص الله يعذبه الله ثم استغفر ثلاثا"(19)

"جو غصہ پی جائے گا اللہ اسے اس کا اجر دے گا۔ جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اسکا بدلہ دے گا۔ جو سنی سنائی باتیں پھیلائے گا اللہ اسکو رسوا کرے گا۔ جو شخص تکلیف سے صبر ظاہر کرے گا اللہ اسکی تکلیف کو بڑھا دے گا، جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دے گا، میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں، میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں، میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں۔"

مومنین کی ایک نشانی صابر وشاکر ہونا بھی ہے اسے مولانا روم یوں بیان کرتے ہیں۔

پس تانی دارد و صبر و شکیب
چشم سیرو موثر ست و پاک جیب(20)

"پس مومن یقیناً تامل و صبر وضبط رکھتا ہے۔ کیونکہ چشم اسکی سیر ہے، یقین رکھتا ہے اور پاک دامن ہے۔"

اس میں حضور ﷺ نے اپنے غصہ کو ضبط کرنے والوں اور مصائب اور مشکلات میں صبر کرنے والوں کو اللہ کے اجر کی خوش خبری سنائی ہے جو لوگ اپنے غصے کو قابو میں رکھتے ہیں اور مصائب کے وقت صبر کرتے ان پر اللہ کا اپنا فضل بھی فرماتا اور ان کو اجر عظیم بھی عطاء فرماتا ہے۔

جھوٹ سے اجتناب کی تلقین

اسلام کی تعلیمات میں جھوٹ پر بہت زور دیا گیا ہے اور یہ اللہ اور اس کے حبیب کے ہیں بہت بڑا گناہ ہے قرآن کریم ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

جھوٹ بولنے والے پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اور تمام مخلوق خدا کی بھی لعنت ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے اس فرمان مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ اللہ کے ہاں کس قدر ناپسندیدہ ہے۔

---

19 Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, *Zād al-Ma'ād*, 3:542.

20 Mawlānā Rūm, Jalāl ad-Dīn, *Mathnawī Ma'nawī* (Lāhawr: Ḥāmid Company), Daftar 4:66.

حضرت عبد اللہ بن مسعود جھوٹ کے متعلق رسول کریم ﷺ کا خطبہ روایت کرتے ہیں:

"ألا و إياكم والكذب فإن الكذب لا يصلح بالجد ولا بالهزل ولا يعد الرجل صبيه ثم لا يفى له فإن الكذب يهدى إلى الفجور وإن الفجور يهدى إلى النار وإن الصدق يهدى إلى البر وإن البر يهدى إلى الجنة و إنه يقال للصادق صدق وبر ويقال للكاذب كذب وفجر ألا وإن العبد يكذب حتى يكتب عند الله كذابا"(21)

"خبر دار! جھوٹ سے بہر حال بچو کیونکہ جھوٹ بولنا ارادتاً درست ہے اور نہ مذاق میں۔ کوئی شخص اپنے بچے سے بھی ایسا وعدہ نہ کرے جسے وہ پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں، سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے سچے شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور نیکی کی۔ جبکہ جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا۔ خبر دار! بندہ جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔"

اس خطبہ کے ذریعے تاجدار کائنات ﷺ نے اس قبیح فعل جھوٹ کے متعلق فرمایا کہ یہ فعل مذاق کے طور پر بھی نہ کیا جائے اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس فعل مذاح کے طور پر بھی منع کیا جارہا وہ اللہ ک ہاں ے کس قدر ناپسند دیدہ ہو گا۔ اور مذید یہ بھی فرمایا کہ یہ گناہ جہنم کی طرف لے جانے والوں میں سے ایک گناہ ہے۔

ایفائے عہد کی تلقین

اسلام میں ایفائے عہد پر بہت زور دیا گیا داعی اسلام ﷺ نے عمر بھر کسی وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی اور آپ کی اس خصوصیت کا اعتراف دشمن بھی کرتے تھے، اپنی امت کو بھی آپ نے اسی کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ خطبہ نبوی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ألا إنه لا إيمان لمن لا أمانة له ولا دين لمن لا عهد له ومن نكث ذمة الله طلبه ومن نكث ذمتي خاصمته ومن خاصمته فلجت عليه ومن نكث ذمتي لم ينل شفاعتي ولم يرد على الحوض"(22)

"سن لو وہ بے ایمان ہے جو امانت دار نہ ہو وہ بے دین ہے جو قول و قرار، عہد و پیمان کا پابند نہ ہو۔ اللہ کے حکم احکام اور اس کے ذمہ کو توڑنے والوں سے جواب طلبی کرنے والا خود خدائے تعالی ہے۔ میری ذمہ داری کو توڑنے والوں سے میں ہی لڑوں گا اور جس کے مقابلے پر میں آپ آجاوں تو میں غالب ہو کر ہی رہوں گا۔ سنو! میرا ذمہ توڑنے والے میری شفاعت سے محروم رہیں گے، بلکہ وہ میرے حوض کوثر پر بھی نہ آسکیں گے۔"

بد گوئی و بے فائدہ کلام کی ممانعت

نبی ﷺ نے دوزخی لوگوں کی پانچ نشانیوں کو اپنے خطبے میں یوں بیان فرمایا:

"وأهل النار خمسة الضعيف الذى لا زبر له الذين هم فيكم تبعا لا يبتغون أهلا ولا مالا والخائن الذى لا يخفى له طمع وإن دق إلا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسي إلا وهو يخادعك عن أهلك ومالك وذكر البخل أو الكذب والشنظير الفحاش"(23)

---

21 Ibn Māja, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Māja*, Kitāb as-Sunna (Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1422 AH/2001), Ḥadīth no. 1234.

22 Ibid., Ḥadīth no. 1236.

"پانچ قسم کے لوگ دوزخی ہیں: کمزور جو دوسروں پر بوجھ ہو اور بال بچوں کے جھمیلے سے الگ رہے۔ وہ جو خیانت کے کسی موقع سے نہیں چوکتا۔ وہ شخص جو تمہیں تمہارے مال اور اہل وعیال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے بخل یا جھوٹ کا ذکر کیا، بدگو فحش بکنے والا اور لعنت ملامت بکثرت کرنے والا بد خلق بدزبان۔"

اسی طرح بدگوئی سے بچنے والوں کو حضور ﷺ نے ان الفاظ میں خوشخبری سنائی:

"طوبى لمن عمل بعلمه وأنفق الفضل من ماله وأمسك الفضل من قوله ووسعته السنة ولم يعدها إلى البدعة"(24)

"مبارک اس شخص کو جس نے اپنا فالتو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور اپنی فالتو بات اپنے منہ میں ہی روک لی! جسے سنت پر پورا پورا عمل میسر آیا اور بدعت اس کے لیے باعث ہوس نہ بنی۔"

آقا ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں دھوکہ دینے والوں کو ان کے کے فعل سے منع کیا اور فحش گو یعنی جو بری باتیں کرتے ہیں جن کا کلام سراسر بے حیائی پر مبنی ہوتا ہے ان کو اس فعل سے روکا ہے اور جو لوگ عمدہ بات کرتے وہ دھوکہ نہیں دیتے ان کو اس فعل پر اللہ کی طرف سے اجر دیا جائے گا مگر اس کی شرط یہ ہے کہ ان کا یہ بچنا اللہ کی رضا کی خاطر ہو۔

خیانت، ظلم اور لالچ سے اجتناب کی تعلیم

حضرت ھرماس بن زیادہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے اونٹنی پر کھڑے خطبہ دیتے سنا آپ ﷺ نے خیانت، ظلم اور لالچ سے اجتناب کی تعلیم ان الفاظ میں فرمائی:

"إياكم والخيانة فإنها بئست البطانة وإياكم والظلم فإنه ظلمات يوم القيامة وإياكم والظلم فإنه ظلمات يوم القيامة وإياكم والشح فإنما أهلك من كان قبلكم الشح حتى سفكوا دماءهم وقطعوا أرحامهم"(25)

"خیانت سے بچو کہ وہ بدترین ساتھی ہے، ظلم سے بچو کہ وہ قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔ طمع اور لالچ سے بچو کہ اسی چیز نے تم سے پہلوں کو غارت کر دیا حتی کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہانے لگے اور انہوں نے اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالے"

حضور ﷺ نے اپنے اس فرمان مبارک میں خیانت کو ترک کرنے اور اس سے دور رہنے کا حکم دیا یعنی ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کے کردار سے خیانت کی بو آئے اور اسی طرح لالچ سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے لالچ کے متعلق فرمایا کہ یہ تمیں تباہ برباد کر دے گی جب انسان دنیا کی لالچ کو اپنے اندر پیدا کر لیں تو اس گناہ کے باعث اور بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب بنتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے مقابل کو قتل کرنے لگ جاتا ہے اس لیے اس قبیح فعل سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

---

23 Muslim, Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Janna (Bayrūt: Dār Iḥyā’ at-Turāth al-‘Arabī), Ḥadīth no. 2865.

24 Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥasan, *Shu‘ab al-Īmān* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1421 AH/2000), Ḥadīth no. 10563.

25 Aṭ-Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad, *Al-Mu‘jam al-Awsaṭ*, Bāb man Ismuhu Ibrāhīm (Al-Qāhira: Dār al-Ḥaramayn, 1422 AH/2001), Ḥadīth no. 269.

خلاصہ بحث

خطباتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اخلاقی پہلوؤں کا تجزیاتی مطالعہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی وسعت اور گہرائی کو اجاگر کرتا ہے۔ آپ ﷺ کے خطبات میں حسنِ اخلاق، صبر، ایفائے عہد، جھوٹ سے اجتناب، بدگوئی کی ممانعت، خیانت، ظلم اور لالچ سے دوری جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔ غزوہ بدر اور احد کے خطبات میں جہاد، صبر اور اللہ کی اطاعت پر زور دیا گیا، جبکہ غزوہ حنین کے موقع پر انصار کے اعتراضات کو حکیمانہ انداز میں دور کیا۔ آپ ﷺ نے معاشرتی عہدوں پر فائز افراد کو امانت داری اور عدل کی تلقین فرمائی۔ یہ خطبات انسانیت کو اخلاقی اقدار کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی اور روحانی ترقی کی راہ دکھاتے ہیں، جو آج بھی رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Azhari, Muḥammad Karam Shāh. *Ḍiyā’ an-Nabī* (ﷺ). Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, 1413 AH/1993.
* Az-Zar‘ī, Muḥammad ibn Abī Bakr Ayyūb. *Zād al-Ma‘ād*. Beirut: Mu’assasat ar-Risāla, 1406 AH/1986.
* Hishām, Abū Muḥammad ‘Abd al-Malik. *As-Sīra an-Nabawiyya*. Beirut: Dār al-Jīl, 1421 AH/2000.
* Iqbāl, Muḥammad. *Kulliyyāt Iqbāl*. Lahore: Shaykh Ghulām ‘Alī & Sons, 1430 AH/2009.
* Mawlānā Rūm, Jalāl ad-Dīn. *Mathnawī Ma‘nawī*. Lahore: Ḥāmid Company, n.d.
* Qādrī, Muḥammad Ṭāhir. *Sīrat ar-Rasūl* (ﷺ). Lahore: Minhāj al-Qur’ān Publications, 1432 AH/2011.
* Sa‘dī, Ghulām Rasūl. *Na‘mat al-Bārī*. Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, 1437 AH/2016.
* Sa‘dī, Ghulām Rasūl. *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*. Lahore: Farīd Book Stall, 1434 AH/2013.
* Ṣafwat, Aḥmad Zakī. *Jamharat Khuṭab al-‘Arab*. Beirut: Al-Maktaba al-‘Ilmiyya, 1414 AH/1994.